اسلام میں ذات پات کی حیثیت!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

خان، انصاری، شیخ، ان سب ذاتوں کی اسلام میں کیا کوئی اہمیت ہے؟ اپنی ذات کو اعلیٰ شمار کرنا اور دوسری ذات کو حقیر جاننا یہ کیسا ہے؟

مستفتی: ارشد علی

الجواب حامدًا و مصليًا

واضح رہے کہ ایک شرعی فضیلت ہے اور ایک عرفی فضیلت ہے۔ شرعی فضیلت کا مدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف تقویٰ پر ہے، جبکہ عرف میں مختلف طبقات کے دنیوی معیشت و معاشرت میں مختلف درجات ہیں، جن کا لحاظ شریعتِ مطہرہ نے بطور عرفی فضیلت کے رکھا ہے، مثلاً عرب و عجم کی تقسیم، صنعتوں اور پیشوں میں تفاوت، وغیرہ۔ اسی عرفی فضیلت میں سے قبائل میں انساب کی تقسیم ہے جو اللہ کی ایک نعمت ہے۔ اسی کے ذریعہ آدمی اپنا نشان اور پتہ پوری طرح دے سکتا ہے، اسی کے ذریعہ اپنے رشتہ داروں کی صلہ رحمی کے حقوق ادا کرسکتا ہے، اسی کے ذریعہ تقسیمِ میراث میں حقدار کو حق پہنچ سکتا ہے، لہٰذا جس شخص کو یہ فضیلت حاصل ہو اسے چاہیے کہ اس کے حقوق ادا کرے، اخلاقِ حسنہ کا مظاہرہ کرے، اپنے معاملات درست رکھے، شرعی فضیلت یعنی تقویٰ کو اصلی فضیلت سمجھ کر اس کے حصول کی کوشش کرتا رہے اور جو کوئی شرافتِ نسبی کے اعتبار سے اس سے کمتر ہے، اس کو ذرا حقیر نہ سمجھے، کیونکہ یہ تکبر ہے۔ اور جس شخص کو یہ عرفی فضیلت حاصل نہ ہو اسے چاہیے کہ اس فکر میں نہ پڑے اور شرعی فضیلت یعنی تقویٰ کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہے اور خوب سمجھ لے کہ جو چیز حق تعالیٰ نے مجھے عطا نہیں فرمائی، وہ میرے لیے مناسب نہ تھی، کیونکہ وہ مجھ پر مجھ سے زیادہ مہربان ہے۔ (ماخوذ از جواہر الفقہ، ج:۲، ص:۶۹)

’’شعب الإيمان‘‘ میں ہے:

’’عن جابر بن عبد اللہؓ قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في وسط

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أيام التشريق خطبة الوداع، فقال: ”يا أيها الناس! إن ربكم واحد، وإن أباكم واحد، ألا لافضل لعربي على عجمي، ولا لعجمي على عربي، ولالأحمر على أسود، ولا لأسود على أحمر إلا بالتقوى ’’إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ أَتْقَاكُمْ ‘‘ (فصل: و مما يجب حفظ اللسان منه الفخر بالآباء، ج:۷، ص:۱۳۲، ط: مكتبة الرشد)

بخاری شریف میں ہے:

’’فأما رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يفر، فلقد رأيته وإنه لعلى بغلته البيضاء، وإن أبا سفيان أخد بلجامها والنبي صلى الله عليه وسلم يقول: أنا النبي لاكذب أنا ابن عبد المطلب.‘‘

(صحيح البخاري، باب من قاد دابة غيره في الحرب، ج:٤، ص:٣٠، دارطوق النجاة)

’’المعجم الكبير للطبراني‘‘میں ہے:

’’عن ابن عباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله تعالىٰ قسم الخلق قسمين، فجعلني في خيرها نسبا، فذلك قوله: ”وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ“ (الواقعة:٢٧) ”وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ“ (الواقعة:٤١) فأنا من أصحاب اليمين وأنا من خير أصحاب اليمين، ثم جعل القسمين بيوتا، فجعلني في خيرهما بيتا، فذلك قوله: ”فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○“ (الواقعة:٨- ١٠) فأنا من خير السابقين، ثم جعل البيوت قبائل، فجعلني في خيرها قبيلة، فذلك قوله: ”شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ“ (الحجرات: ١٣) فأنا أتقى ولد آدم وأكرمهم على الله عز وجل، ولافخر، ثم جعل القبائل بيوتا، فجعلني في خيرها بيتا، فذٰلك قوله: ”اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ‘‘(الاحزاب:٣٣).‘‘

(المعجم الكبير للطبراني، بقية أخبار الحسن بن عليؓ، ج:٣، ص:٥٦، ط: مكتبه ابن تيمية)

’’فتاویٰ شامی‘‘ میں ہے:

’’(وتعتبر) الكفاءة للزوم والنكاح، خلافًا لمالك (نسبًا فقريش) بعضهم (أكفاء) لبعض .‘‘ (فتاویٰ شامی، باب الکفاءۃ، ج:۳،ص:۸۶، ط:سعید)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبدالقادر	محمد شفیق عارف	رمیز منصور علی
الجواب صحیح		تخصصِ فقہِ اسلامی
شعیب عالم		جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com